REGD - E-P. No 861
رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۰۲ر

جلد ۴ | ۲۸ شہادت ۱۳۳۴ ہش ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

کراچی ۱۴ اپریل (چھ بجے شام) گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں حضور کی طبیعت اچھی رہی نیز رات بھی بفضلہ تعالیٰ آرام سے گذری۔ — ۱۵ اپریل۔ حضور نے آج یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور مختصر سا خطبہ دیا۔ جس میں حضور نے دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ حضور کی صحت اور طاقت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔

۱۸ اپریل۔ آج صبح اپنی صحت کے متعلق حضور نے خود فرمایا کہ طبیعت بفضلہ کافی بہتر ہے۔

۱۹ اپریل (پونے تین بجے بعد دوپہر) حضور بعض اوقات بیماری کی بعض علامات میں خفیف اور عارضی زیادتی محسوس فرماتے ہیں۔ لیکن عام حالت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ (الفضل)

۲۲ اپریل۔ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی جو ان دنوں کراچی میں تشریف فرما ہیں بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:- "حضور نے آج نماز جمعہ کھڑے ہو کر پڑھائی خطبہ جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تذکرہ میں پیشگوئی پر مشتمل تھا جو حضور کے موجودہ سفر سے متعلق ہے۔ نماز عصر بھی حضور نے خود ہی پڑھائی۔ الحمد للہ۔" احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اسلامی عبادات انسانیت کی تکمیل کا ذریعہ ہیں

نماز، روزہ اور دیگر عبادتوں کا فلسفہ

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نزیل قادیان)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کی بقاء اور اس کے نشوونما کے لئے بھی جدوجہد کا محتاج ہے اور اسے اپنی روح کے ارتقاء کے لئے بھی بڑے بڑے مجاہدات کرنے کی ضرورت ہے۔ قانون قدرت پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے علاوہ باقی جاندار اپنی غذا کو پیدا کرنے کے محتاج نہیں۔ ان کی غذا کائنات میں پیدا شدہ ہے وہ صرف اس تک پہنچ کر کھا سکتے ہیں۔ لیکن انسان کا یہ حال نہیں بلکہ وہ اپنی غذا کو حاصل کرنے اور اسے اپنے جسم کے مناسب حال بنانے کے لئے کئی مراحل طے کرنے کا محتاج ہے۔ یہی حال انسان کی انسانیت۔ اس کے اخلاق۔ اور اسکی روحانیت کی تکمیل کا ہے۔ انسان اپنے کردار کے بنانے اور اپنی استعدادوں کو کامل کرنے کے لئے بہت سے مجاہدات کرنے کا محتاج ہے۔ اور ان مجاہدات کے بغیر وہ باقی حیوانات کی طرح ایک حیوانی جماعت ہے۔ ایسے انسانوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یأکلون کما تأکل الانعام۔ کہ یہ لوگ اسی طرح کھا پی کر زندگی گذار دیتے ہیں جس طرح باقی چوپائے کھا پی کر اپنی زندگی پوری کر جاتے ہیں۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ باوجودیکہ وہ اپنے جسم کے لحاظ سے بعض اور جانداروں سے کمتر ہے۔ مگر قدرت نے اسے ساری کائنات پر بطور حکمران پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ انسان زمین و آسمان کی تمام چیزوں سے استفادہ کرے اور وہ سب کو اپنی زندگی اور اپنے آرام کے لئے استعمال کرے۔ یہ اپنی منشاء اسکی پاک کتابوں میں مذکور ہے اور عملی طور پر بھی اسی منشاء کا اظہار ہو رہا ہے۔ کیونکہ انسان نے بہت بڑے بڑے انکشافات اور نئی نئی ایجادات پیدا کرنی شروع کر دی ہیں۔ انسان کا اشرف المخلوقات ہونا دراصل اسکی عقل اور اسکے ارتقاء کے باعث ہے۔ اور یہ نعمت ہی انسان کو ممتاز کرتی ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو ترقی دینے کے لئے بھی غیر معمولی جدوجہد کرے تا جس طرح اسکے جسمانی کمالات ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح اس کے روحانی کمالات بھی منصہ شہود پر آویں اور وہ صحیح معنوں میں انسان بن سکے۔ مذاہب کی مشترکہ غرض یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر انسان بنایا جائے اس کی ساری قوتوں اور استعدادوں کو پنپنے کا موقعہ دیا جائے۔ اسلام چونکہ کامل دین ہے اس لئے اس بارے میں کامل تعلیم پیش کی ہے اور انسان کی تمام اخلاقی اور روحانی قدروں کو اجاگر کرنے کے لئے پورے سامان انسان کے آگے رکھ دیئے ہیں۔ اس معنے سے بھی اسلام کامل دین ہے کہ اس نے کامل تعلیم دے کر اس پر عمل کے راستے کھول دیئے ہیں۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مذہبی عبادتیں اور مجاہدات انسان کے لئے بلا وجہ مشقت اور ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ مگر یہ خیال انسان کی انسانیت کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ درحقیقت ایسے لوگوں نے غور ہی نہیں کیا کہ انسان کا کمال بیکار اور سست رہنے میں نہیں ہے۔ اس کا کمال تو ہمہ تن کام بن جانے میں ہے۔ اسکی انسانیت کا تقاضا ہے کہ وہ

(باقی صفحہ ۲ کالم ۱ پر)

شکریہ

(از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان):-

گذشتہ انڈو پاکستان کرکٹ میچ لاہور کے موقعہ پر جماعت احمدیہ قادیان کے بعض معزز افراد کو لاہور تک عارضی ویزا پر جانے کی عام سہولت سے محروم رکھا گیا تھا جس کا ذکر بدر کی بعض گذشتہ اشاعتوں میں کرتے ہوئے بالا حکام کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

اس دفعہ ۸ تا ۱۳ اپریل منٹگمری اور لاہور کے ہاکی میچ پر بھی قادیان سے تیس کے قریب احمدی دوستوں نے جانے کی درخواستیں ڈپٹی کمشنر صاحب امرتسر کی خدمت میں دیں۔ ان میں سے جماعت کے گیارہ افراد کی درخواستیں اس بار بھی مسترد کر دی گئیں۔

جماعت کی طرف سے اس معاملہ کو ضلع اور صوبہ کے اعلیٰ افسران کے نوٹس میں لاتے ہوئے فوری مداخلت کر کے پابندی ہٹانے اور اجازت مرحمت فرمانے کی درخواست کی گئی۔ اس سلسلہ میں جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ جناب کمشنر صاحب جالندھر۔ جناب ہوم سیکرٹری صاحب پنجاب چنڈی گڑھ۔ جناب ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی صاحب پنجاب چنڈی گڑھ۔ اور بعض صوبائی وزراء سے مل کر یہ عرض کی گئی۔ کہ ایسے مواقع پر جبکہ ہر کس و ناکس کو پاکستان جانے کی عام اجازت دی جاتی ہے تو جماعت احمدیہ کے بعض معزز افراد کو اجازت سے محروم رکھنا بھارت کی سیکولر پالیسی کے منافی ہے۔

ان تمام ذمہ دار اعلیٰ افسران نے ہماری گذارش کو ہمدردی سے سنا۔ اور اس غیر منصفانہ پابندی کو رفع کرنے کیلئے یقین دلایا۔ نیز بعض افراد کے متعلق باقاعدہ پاسپورٹ جاری کرنے کے معاملہ پر بھی نظر ثانی کا وعدہ کیا۔

اگرچہ دوسرے لوگ ۸ تاریخ سے ہی پاکستان جانے شروع ہو گئے تھے لیکن مورخہ ۱۲ اپریل تک متعلقہ احمدی افراد کو اجازت ملنے کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ بالآخر ۱۲ اپریل کو ہمیں امرتسر سے بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ جناب ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی صاحب نے تمام پوزیشن کا جائزہ لینے کے بعد ازراہ نوازش ہاکی میچ پر احمدی افراد پر عائد شدہ پابندی کے احکام کو منسوخ فرمایا ہے۔ اور ہر خواہشمند کو عام قانون کے ماتحت جانے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ گو اس آخری وقت میں اجازت کے باعث احمدی احباب پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ تاہم اس مرحلہ پر ایک اصولی فیصلہ ہونے کی وجہ سے ہم جناب ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی صاحب کے اس منصفانہ اور دانشمندانہ فیصلہ کے لئے نہ صرف ان کے خاص طور پر ممنون ہیں۔ بلکہ دیگر تمام ضلع اور صوبہ کے افسران کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے احباب پر بلا وجہ عائد شدہ پابندی کو رفع کرنے کے لئے ہمدردانہ طریق اختیار فرمایا۔ اور اس تکلیف کے ازالہ کے لئے عملی طور پر امداد فرمائی۔

ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے معزز افسران حسب وعدہ ذاتی توجہ دے کر ان احمدی احباب کے کاغذات پر نظر ثانی فرمائیں گے جن کی باقاعدہ پاسپورٹوں کی درخواستیں نامنظور کر دی گئی ہیں۔ تا کہ بھارت کے ایک امن پسند اور وفادار اقلیتی فرقہ کے ممبران کو کسی مقامی افسر کی غلط فہمی یا تنگ نظری کا شکار ہو کر بلا وجہ پریشان نہ ہونا پڑے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حکومت کے ہر چھوٹے اور بڑے افسر کو ایسی [illegible] اور دانشمندی عطا فرمائے۔ جس سے کہ وہ بھارت سرکار کی سیکولر پالیسی کو صحیح طور پر سمجھنے اور اپنانے کے قابل ہو سکے۔ اور اس کے مطابق اپنے جملہ فرائض منصبی کو حسن طور پر سرانجام دے سکے۔

آخر میں ایک بار پھر ہم ان تمام افسران کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ایک حق اور انصاف کی بات میں ہماری امداد فرمائی کیونکہ اسلامی تعلیم [illegible]

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

اسلامی عبادات (بقیہ ص۱)

حالت اس سرایا کمنٹ بن جائے۔ اور اپنی پوشیدہ طاقتوں کو کام میں لا کر بام رفعت تک پہنچے کوئی ترقی اور کوئی عروج محنت شاقہ اور زبردست جد و جہد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس عبادتوں اور مجاہدات کے بارے میں غلط فہمی کے باعث یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ عبادات دراصل انسان کی روحانی اور اخلاقی قوتوں کو پیدا کرنے اور انہیں کام میں لانے کے لئے ہیں۔ وہ انسان کے عروج اور ارتقا کا روحانی زینہ ہیں۔ ان کے بغیر انسان اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے عبادتیں، درحقیقت مذہب کی بنیاد ہیں اور تمام مذاہب میں عبادتوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ دراصل عبادت کے بغیر مذہب محض تخیل ہے۔ مذہب تو ہماری منزل کے راستہ کا نام ہے اور راستہ طے کرنے کے لئے رہرو کو ضرور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ عبادتیں کیا ہیں؟ اس راستہ کو طے کرنے اور منزل مقصود پر پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ پس ان عبادتوں اور مجاہدات کو ان کی حقیقت سمجھ کر بجا لانا ہی نیک کامیابی ہے۔

اسلام دین فطرت ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس سے انسانی فطرت مسخ ہوتی ہو یا اس کی قوتوں کے لئے کامل ہونے کا موقعہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ اس نے ایسے ہی احکام دیئے ہیں جن سے انسان کی انسانیت مکمل ہوتی ہے۔ اور جن سے انسان کو روحانی اور اخلاقی معراج حاصل ہوتا ہے۔ اسلام رہبانیت اور دنیا سے انسان کے الگ تھلگ ہو جانے کا حامی نہیں ہے۔ وہ انسان کا دنیا میں مل جل کر رہنا اس کی انسانیت کی بنیادی اینٹ قرار دیتا ہے۔ اس لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام کہ اسلام میں رہبانیت کی اجازت نہیں۔

اسلامی احکام تمدن اور سیاست پر بھی مشتمل ہیں اور انسانی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہیں۔ اس نے اسلام کی اس محبت کو بھی کمال تک پہنچایا ہے۔ جو اسے اپنے خالق سے ہونی چاہیئے۔ اور اس نے اس محبت کی تکمیل کا بھی سامان کیا ہے۔ جو اسے اپنے بنی نوع انسان بھائیوں سے ہونی چاہیئے۔ انہی دو محبتوں کے کامل ہونے سے انسان سچ مچ انسان بنتا ہے۔ اسلامی عبادات اور اسلامی مجاہدات اس مرکزی نقطہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اسی نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ عبادت بجا لانے سے انسان کا اپنا فائدہ ہے۔

اسلام نے نماز کی عبادت مقرر فرمائی وہ ایک طرف انسان کے دل کو صیقل کرتی ہوئی اسے اللہ تعالیٰ کی محبت سے بہرہ ور کرتی ہے اور دوسری طرف اس میں تمام چھوٹے بڑے انسانوں کا ایک صف میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا انسانی وحدت اور مساوات کے لئے بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کی عبادت مقرر فرمائی ہے اس سے انسان اپنے جمع شدہ مال میں سے ایسا مقررہ حصہ دے کر اپنی محبت الٰہی کا ثبوت دیتا ہے تو دوسری طرف اس مال سے محتاجوں اور غریبوں کی حاجت روائی کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح ہمدردی اور مواسات کا بہترین نمونہ قائم ہوتا ہے۔ اسلام نے صحت اور مالداروں پر جنہیں سفر کرنے میں روک نہ ہو۔ حج کی عبادت مقرر فرمائی ہے۔ یہ عبادت انسان کے اندر نہایت اعلیٰ خوبیاں پیدا کرتی ہے۔ آپ ذرا اس روحانی کیفیت کا تصور تو کریں کہ ہزاروں لاکھوں انسان مختلف ملکوں اور مختلف قوموں اور مختلف رنگتوں والے انسان کس طرح کفن کی مانند دو چادریں بدن پر اوڑھے ہوئے بیت اللہ کے گرد گھوم رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ کہ اے خدا! ہم تیرے حکموں کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں ہم تیرے احکام کی فرمانبرداری کے لئے حاضر ہیں۔ یہ روح پرور نظارہ کس طرح انسان کے دل کو پاک کرتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت والہانہ انداز بھی موجود ہے۔ اور دوسری طرف انسانوں سے اخوت مساوات کا بھی عملی نمونہ پیدا کر دیا گیا ہے۔

پھر اسلام نے رمضان کے مہینے کے روزوں کی عبادت مقرر کی ہے۔ اس مہینے میں مسلمان دن بھر کے لئے کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں۔ یہ عبادت انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدردانی سکھاتی ہے۔ اس کے راستہ میں جذبہ فدائیت پیدا کرتی ہے۔ انسان کی خفتہ قوتوں کو بیدار کرتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے احساس دلاتی ہے کہ اس کے غریب بھائی کس طرح بھوک و پیاس کی تمام تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ احساس انسان میں قربانی اور ایثار کا وہ جذبہ پیدا کرے گا۔ جس سے انسان دوسروں کے لئے ابر رحمت بن جائے گا۔

بے شک اس سے دوسرے انسانوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ لیکن درحقیقت سب سے بڑا فائدہ تو خود روزہ رکھنے والے کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ روزہ انسان کی روحانی قوتوں کو مکمل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے اس کے جذبات صیقل ہوتے ہیں۔ اس کی روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اور سچا روزہ دار رمضان المبارک کے خاتمہ پر ایک نیا اور اعلیٰ روحانی انسان بن جاتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ اسلام کی پیش کردہ جملہ عبادات اور مجاہدات انسانیت کی تکمیل کے لئے ہیں اور اگر ان کی تفاصیل پر غور کیا جائے تو درحقیقت ان سے بڑھ کر کوئی اور تکمیل روحانیت کا ذریعہ نہیں ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس حقیقت کو سمجھیں اور اسلام کی عبادتوں کو بوجھ نہیں بلکہ روحانی غذا سمجھ کر بجا لائیں۔ ایسے لوگ آسمانی برکات سے بہرہ ور ہوں گے اور انہیں روحانی لذتوں سے لبریز زندگی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی کی

اخبار احمدیہ

قادیان - حکام کی مہربانی سے ہاکی میچ کے تعلق میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور مکرم لٹھیکیدار بشیر احمد صاحب کو پرمٹ پر پہلی بار پاکستان جانے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ ۲½ دن کے عرصہ سے استفادہ کرتے ہوئے ۲۲ اپریل کو جا کر پورے آٹھ سال کی طویل جدائی کے بعد اقارب سے مل کر ۲۳ اپریل کو واپس آ گئے۔ اقارب کے لئے یہ امر بھی ازحد باعث مسرت ہوا۔ ان کو تسلی تھی کہ پھر بھی ایسے مواقع ملتے رہیں گے۔ ایسے احباب کو بھی پرمٹ سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا جن کے پاسپورٹوں کی دوبارہ تجدید نہیں ہوئی۔

قادیان ۲۱ اپریل مکرم مولوی برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کراچی ذیل کا تار ارسال کیا ہے:-

"درویش حضور کی صحت عاجلہ اور بخریت روانگی و واپسی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی مقدس زندگی کے مقاصد کو پورا کرے۔ ہم حضور کی ہدایات کے پابند رہنے کا عزم کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں"

۲۴ اپریل۔ رمضان المبارک کے آغاز پر مسجد اقصیٰ میں مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک روز کے لئے درس القرآن فرمایا۔ آپ کے ربوہ تشریف لے جانے پر دوسرے روز سے مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی نے درس دینا شروع کیا۔ امامت کے وقت مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب اور سحری کے وقت مسجد مبارک میں مکرم حافظ سعادت علی صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔

ربوہ ۔۔ اپریل۔ وکالت تبشیر کی طرف سے سابق امام مسجد لنڈن مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ اور مبلغ امریکہ مکرم مولوی عبدالقادر ضیغم کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ مکرم چوہدری صاحب پہلی مرتبہ دسمبر ۴۵ء سے فروری ۴۹ء تک اور دوسری بار جون ۵۰ء سے اب تک اور مکرم مولوی صاحب دسمبر ۴۹ء سے فریضہ تبلیغ اسلام بجا لا کر واپس تشریف لائے ہیں۔

۳۰ اپریل کو سردو نیز مبلغ مشرقی افریقہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب و مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت کے اعزاز میں اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا زیر صدارت جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر انتظام کیا گیا۔ ایڈریس ... پیش ...

بدر کے حجم کے متعلق

چونکہ اخبار کسی قوم کی زندگی کی علامت ہے۔ اور بیداری پیدا کرنے کے لئے اس کا وجود ازبس ضروری ہے۔ اس لئے قادیان سے ہفتہ وار بدر کا اجرا ہوا۔ اور چونکہ تقسیم ملک کے بعد کئی سال کے وقفہ کے بعد مرکز قادیان سے اخبار جاری ہوا تھا۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ وقفہ کے خلا کو پورا کرنے کے لئے کئی ہزار روپیہ سالانہ اپنی طرف سے بھی خرچ کرتی رہی چونکہ سلسلہ کو بعض اور ناگزیر ضروریات درپیش ہیں۔ اس لئے آئندہ اخبار کو آٹھ صفحات کا کر دینے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اور آرزو ہے کہ سلسلہ کے مفاد کو صفحات کی کمی سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ آٹھ صفحات کی صورت میں بھی صدر انجمن کافی اخراجات اپنی طرف سے ادا کیا کرے گی۔ اس لئے خریدار احباب آگاہ رہیں کہ آٹھ صفحات کی صورت میں بھی اخبار کی قیمت چھ روپے سالانہ اصل اخراجات سے کم ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائیگی (ایڈیٹر)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آج پندرہ تاریخ ہے اور اگر خدا تعالیٰ نے خیریت رکھی تو ہم انشاء اللہ پندرہ دن بعد یعنی ۳۰ اور یکم کی درمیانی رات کو ہوائی جہاز سے روانہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل میں نے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے جماعت کے ساتھ پڑھائی۔ گو میں سجدے اور رکوع کے درمیان بھول جاتا تھا۔ مگر میں نے اپنے ساتھ دو دوستوں کو بٹھا دیا تھا۔ کہ مجھے یاد کراتے جائیں۔ بہرحال چار رکعتیں کھڑے ہو کر میں پڑھا سکا۔ آج جمعہ ہے ارادہ انشاء اللہ ارادہ ہے کہ میں جمعہ کی نماز بھی پڑھاؤں۔ یہ بات میں بدپرہیزی سے نہیں کر رہا۔ بلکہ ڈاکٹر نے مجھے حکم دیا ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھاؤں اور یہ ڈاکٹر بھی غیر احمدی ڈاکٹر ہے احمدی نہیں ہے۔ گو ہس نے تاکید کر دی ہے۔ خطبہ اونچی آواز سے نہ ہو۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے ہو۔ اور پانچ منٹ سے زیادہ نہ ہو۔ پاس آدمی بیٹھے رہیں۔ جو پانچ منٹ کے بعد روک دیں۔ پچھلے چند دنوں سے خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہوتی چلی گئی ہے گو دل کی کمزوری کے دورے بعض دنوں میں ہوتے رہے۔ آج پہلی دفعہ ایک خواب چھوٹی سی آئی۔ اور مجھے یاد رہ گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان مجھے ملنے آئے ہیں۔ اور میں نے ان کو ملاقات کا وقت دیا ہے اور ان کے ساتھ کوئی ان کے پروفیسر بھی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد نیم خوابی کی حالت ہوئی۔ اور میں نے محسوس کیا کہ ابھی وہ طالب علم اور ان کے پروفیسر ملنے نہیں آئے اور میں نے اپنی بیوی کو کہا اور وقت پوچھا۔ انہوں نے کہا گیارہ بجے ہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ وہ طالب علم جنہوں نے وقت مقرر کیا تھا وہ نہیں آئے۔ انہوں نے کہا نہیں آئے پھر میں نیند کے زور سے دوبارہ سو گیا۔ بہرحال اُس وقت دماغ پر بوجھ کسی قدر کم معلوم ہوتا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا کہ خیالات کے معطل ہونے کی جو کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں کمی آگئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کو بہت آہستہ مگر پھر بھی طبیعت بحالی کی طرف مائل ہے۔ اگر انجمن اور تحریک کے افسروں نے مجھے دق نہ کیا۔ تو شاید صحت اور جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔ وہ ضروری ہدایت پر عمل کرنے اور ضروری رپورٹیں بھیجنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور بہانہ یہ بناتے ہیں۔ کہ آپ کی صحت کے پیش نظر ایسا کرتے ہیں حالانکہ رپورٹ وقت پر آئے۔ تو اس سے طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال احباب دعا کرتے رہیں۔ یورپین ڈاکٹروں کی رائے کا علم تو وہاں جا کر ہی ہو گا۔ فی الحال ہوائی سفر کا طبیعت پر بوجھ ہے۔ کیونکہ مجھے اس کی عادت نہیں تندرست آدمی بھی اس کا بوجھ محسوس کرتا ہے۔ تو اعصابی بیمار تو اور بھی زیادہ کمزور ہوتا ہے لیکن دوسرا کوئی راستہ اس وقت ممکن نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچائے اور خیریت سے واپس لائے۔ تو علاج اور دوستوں کی ملاقات طبیعت میں اچھی تبدیلی پیدا کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے فرائض کے صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور اسلام سے ایسی وابستگی پیدا ہو۔ کہ دنیا کا کوئی ظلم اور تشدد آپ کو اپنے عہد سے پھرا نہ سکے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسی عقل آپ کو عطا فرمائے۔ کہ آپ کو وہ صحیح راستہ ہمیشہ روشن نظر آتا رہے۔ جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے اور اسلام کے قائم کرنے میں ممد ہو سکتا ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۵ ۳ ۵۵

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور انہیں پاک کرتی ہے

خطبہ جمعہ

ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے

اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۵۵ء بمقام مالیر کراچی

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

پرسوں تو میں چارپائی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا۔ مگر کل جو لیڈی ڈاکٹر

علاج کے لئے

آئیں ان کے والد صاحب مرحوم سے جو مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور ڈاکٹر انصاری صاحب کے واقف اور دوست تھے واقف تھا۔ انہوں نے اعصابی بیماریوں کے علاج کی تعلیم امریکہ سے حاصل کی ہے۔ تجربہ اور توجہ سے علاج کرنے کی عادت رہی ہے۔ اس لئے کرنل سعید صاحب سارعہ نے میری گردن کے علاج کے لئے انہیں بھجوایا تھا) وہ گورنر جنرل کی بھی معالج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں کیا ڈالا کہ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ آپ باہر جا کر نماز پڑھا دیں۔ میں نے کہا کہ مجھے تو

باہر جانے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے

لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کو صرف سیڑھیوں سے اترنے کی تکلیف ہو گی۔ لیکن باہر جانے سے آپ کا دل بھی لگے گا۔ اور آپ کی جماعت کے دوست بھی خوشی محسوس کریں گے۔ پھر انہوں نے اصرار کیا کہ کل جمعہ ہے آپ جمعہ کی نماز بھی پڑھائیں۔ میں نے کہا مجھے تو

گلے کی تکلیف ہے

اس لئے میں زیادہ بول بھی نہیں سکوں گا لیکن انہوں نے اصرار کیا۔ کہ آپ تھوڑا بولیں اس سے آپ کی جماعت بھی خوش ہو گی۔ اور آپ کی بھی تفریح ہو جائے گی۔ میں نے بتایا کہ مجھے تو لمبا بولنے کی عادت ہے۔ اگر بولنا شروع کروں۔ تو دیر تک بولتا چلا جاتا ہوں۔ انہوں نے پھر کہا کہ آپ اپنے پاس دونوں طرف دو آدمی بٹھائیں۔ جو تھوڑی دیر کے بعد کرتہ سے پکڑ کر آپ کو کھینچ کر بتا دیں۔ اور آپ

تقریر ختم کر دیں

میں نے کہا یہ کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ تاہم دوں نے کہا کہ آپ اپنے بیٹوں میں سے کسی کو پاس بٹھائیں میں نے کہا میں قرآن کی طرف سے دیکھوں بھی تو وہ پہلے ہی بہت دور بیٹھے رہے ہوں گے۔ لیکن چونکہ انہوں نے پھر بھی اصرار کیا۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ

یہ بھی کوئی الٰہی تحریک ہی ہو گی

اس لئے میں نے ان کی بات مان لی۔ اور فیصلہ کیا کہ میں جمعہ بھی پڑھاؤں گا۔ کل ظہر اور عصر کی نماز بھی میں نے اس لئے باہر پڑھائی تھی۔ بہرحال اس طرح وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہو گئیں۔ اور آپ لوگوں کی بھی خواہش پوری ہو گئی۔

چند دنوں کے اندر اندر ہم انشاء اللہ چلے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون ملے گا۔ اور کون نہیں۔ میں جاتے ہوئے

جماعت کے دوستوں کو نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے۔ اور وہ خزانہ دعا کا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں۔ اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے۔ اور وہ اسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے سے کوڑیاں چننے کے لئے چلا جائے۔

اب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے میں خطبہ ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو

اور ہر حالت میں اور ہر موقعہ پر اور ہر زمانہ میں آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

ولادتیں مورخہ ۲۱ مارچ ۵۵ء کو مولوی محمد صادق صاحب سماٹری مبلغ انڈونیشیا کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ نام البشریٰ تجویز کیا گیا ہے۔ اور مورخہ ۱۸ اپریل کو سید شہامت علی صاحب پرچار قادیان کے ہاں بچی لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نو مولودات کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے آمین

اسلامی تمدّن

تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بموقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۵۴ء

(۱)

تمدن کی اصطلاح ان قوموں کی حالت کے اظہار کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جو وحشیوں اور جنگلیوں کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہوتی ہیں۔ مثلاً آج یورپ کی قوموں کو دوسری قوموں کے مقابلہ میں زیادہ متمدن سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے نزدیک تمدن کا مفہوم یہ ہے کہ قومی اور انفرادی لحاظ سے ان اخلاق میں جو افراد اور قوموں کے لئے باعث فخر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ترقی حاصل کرنا۔ نیز انسانی زندگی کی بہبودی کے لئے اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے اصولوں پر گامزن ہونا۔ اس لحاظ سے تمدن کے کئی ارکان ہو سکتے ہیں۔ مثلاً قیام امن کے اصول۔ حکومت کو چلانے کے طریق حاکم اور محکوم کے تعلقات۔ تہذیب و اخلاق و انسانی مساوات کے اصول۔ لٹریچر میں ترقی جس میں علوم ادبیہ و فنون لطیفہ میں ترقی اور سائنس وغیرہ میں ترقی کرنا بھی شامل ہے۔

میں اس مختصر وقت میں اسلام کی اس تمدنی تعلیم کا ذکر کروں گا۔ جو اس نے قیام امن و اصول جنگ۔ مساوات انسانی اور باہمی رواداری کے متعلق دی ہے۔ لیکن اسلام کی تمدنی تعلیم اور مسلمانوں کی تمدنی زندگی پر نظر ڈالنے سے پہلے ضروری ہے کہ میں چند الفاظ میں اس علاقہ اور وہاں کے مکینوں کے متعلق عرض کروں جہاں اسلامی تمدن کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اس تمدن کو لے کر مسلمان ساری دنیا پر چھا گئے۔

اسلام کی ابتداء اور عرب کی پہلی حالت

اسلام سرزمین عرب میں ظاہر ہوا اور اسی سرزمین پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلامی تمدن کی بنیاد رکھی گئی۔

عرب کے باشندے تہذیب سے ناآشنا اور تمدن کے نام سے ناواقف تھے۔ ان کا محبوب مشغلہ قتل و غارت تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر قبائل عرب میں جنگ چھڑ جاتی جو سالوں جاری رہتی۔ چنانچہ حرب بسوس اور حرب داحس زمانہ جاہلیت کی مشہور جنگیں ہیں۔

حرب بسوس کی بنیاد یہ تھی کہ ایک شخص کا اونٹ ایک عورت کے کھیت میں چلا گیا کھیت کی مالکہ نے اس اونٹ کو کھیت سے باہر نکال دیا۔ جس پر اونٹ کے مالک نے غصہ میں آ کر اس عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی۔ اس پر عرب کے دو قبائل بنو بکر اور بنو تغلب میں لڑائی شروع ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ عرب کے دیگر قبائل بھی اس میں شریک ہوتے گئے۔ یہ لڑائی ۴۹۴ء میں شروع ہو کر ۵۳۵ء میں یعنی پورے چالیس سال بعد ختم ہوئی۔

حرب داحس ایک گھوڑے کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دفعہ ایک جگہ پر گھوڑ دوڑ ہو رہی تھی۔ داحس نامی گھوڑا آگے بڑھ رہا تھا کہ کسی شخص نے اس گھوڑے کو بدکا دیا۔ جس پر قبائل عرب میں خونریز جنگ شروع ہو گئی جو ۵۶۸ء میں شروع ہو کر ۶۱۰ء میں ۴۲ سال بعد اس وقت ختم ہوئی جب بعض قبیلے اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔

علامہ حالی نے عربوں کی اس حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند اک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

عرب پر اسلام کا اثر

ایسے وحشی اور خونخوار انسانوں میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز بلند کی۔ اور وہ ایسی زبردست آواز تھی۔ کہ اس نے ایک ناہنجار قوم کو جو اس وقت کسی ملک گیر کے زیر حکومت نہ آئی تھی رام کیا۔ اس کو مہذب اور متمدن بنایا۔ یہاں تک کہ اس قوم نے ریگستان سے نکل کر نہ صرف ایران۔ یونان اور روم پر بلکہ ساری دنیا پر اپنے تمدن کا اثر ڈالا۔ اور ایسا اثر ڈالا کہ ایرانی۔ مصری۔ یونانی اور رومی حکومتیں ختم ہو گئیں۔ اور ان کے ختم ہونے کے ساتھ ان کے تمدن بھی ختم ہو گئے۔ مسلمانوں نے بھی حکومت کی اور ان کی بھی اکثر حکومتیں انقلاب زمانہ کے نذر ہو گئیں۔ لیکن مسلمانوں کا تمدن۔ ان کا مذہب۔ ان کی زبان۔ ان کی صنعت وغیرہ اب تک زندہ اور سلامت ہے۔ اور مراکش سے لے کر ہندوستان تک کروڑوں انسان آج بھی اس مذہب اور اس تمدن پر عامل ہیں۔ اگرچہ اس عرصہ میں بڑے بڑے انقلاب آئے۔ مگر مسلمانوں نے اپنی تہذیب و تمدن کی انفرادیت کو قائم رکھا۔ جس وقت اس تمدن کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت عرب کی پوزیشن یہ تھی۔ کہ اس کی دو عظیم الشان سلطنتیں یعنی ایرانی۔ بازنطینی اسے مشرق و مغرب سے گھیرے ہوئے تھے۔ یہ دونوں حکومتیں دو زبردست تہذیب و تمدن کی نمائندہ تھیں۔ جن کا ماضی بہت درخشندہ تھا گو اس وقت وہ کچھ کمزور ہو چکی تھیں پھر بھی اسلام پر ان کا اثر پڑا۔ بعد میں منگولوں اور ترکوں کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے اسلامی تمدن پر کچھ اثرات پڑے۔ پھر مسلمانوں کی ہندوستان کی فتوحات نے اسلام کو مشرق میں براہ راست ایک بہت بڑے تمدن سے ملا دیا۔ جو اپنے پیچھے ہزارہا سال کی تاریخ رکھتا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے قابل رشک طور پر اپنے تمدن کے بنیادی اصولوں کو قائم رکھا اور ان کی حفاظت کی۔ اور اسلام نے ہمیشہ اس امر سے انکار کیا کہ وہ بیرونی اثرات سے اتنا متاثر ہو۔ کہ اس کی اپنی شکل ہی بدل جائے۔

اسلامی تمدن کے زندہ رہنے کی وجہ

اسلامی تمدن کے زندہ رہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلامی تمدن کی روح خود اسلام کی روح کے مترادف ہے۔ اور اسلامی تمدن اپنے معنویات اور تصورات کے لحاظ سے بنیادی طور پر مذہبی ہے۔ اسلام میں کلچر اور تمدن کا مذہب کے ساتھ اس طور تعلق ہے۔ کہ اس کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا ناممکن ہے۔ اسلام میں جس طرح ایک مذہبی نظام ہے اسی طرح الگ ایک فلسفہ حیات ہے۔ قرآن مجید نے جو اسلامی معتقدات کا سرچشمہ ہے نہایت شدومد سے دنیوی علائق اور ذمہ داریوں سے علیحدگی کی مخالفت کی ہے۔ اور جیسا کہ اس نے مذہبی نظریات کو پیش کیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ان امور کو بیان کیا ہے کہ انسان کو اس دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے بنی نوع انسان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات ہونے چاہئیں۔ چنانچہ پروفیسر گبب نے اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

" اسلام ایک دینیاتی مسائل کے مجموعہ سے بہت کچھ زیادہ ہے۔ یہ ایک مکمل تہذیب ہے۔ اگر ہم متوازی اصطلاحات کو تلاش کریں۔ تو ہم اسلام کو عیسویت نہیں۔ بلکہ پوری دنیائے عیسویت اور کنفیوشس ازم نہیں بلکہ پورا ملک چین قرار دیں گے۔ اس میں وہ تمام تہذیبیں شامل ہیں جو اس کی مذہبی روح کا نتیجہ ہیں۔ یہ مختلف تہذیبوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے۔ جس کے خدوخال یا کا معاشرتی اور اقتصادی عمارت۔ قانون کے تصور۔ اسلامی نقطۂ نظر۔ ذہنی رجحانات اور عمل و فکر کے عادات میں مخصوص اور جداگانہ ہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے تمدن پر مذہب کا زوردار اثر تھا جس جگہ بھی مسلمان پہنچے سب سے پہلے انہوں نے اپنے مذہب کو پیش کیا۔ جنگوں کی صورت میں بھی سب سے پہلا کام اللہ کی طرف سے عطا شدہ مذہب کا پیش کرنا اور ملکوں کے فتح کرنے کے بعد تہذیب و تمدن کے ذریعہ سے رام کرنا تھا۔ چنانچہ یہ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمرؓ کا قاصد جب ایران کے بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے عربوں کی پرانی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ سمجھا کہ یہ لوگ غریب ہیں۔ اس لئے لوٹ مار کی غرض سے آتے ہیں انہیں کچھ پیسے دیکر واپس کرنا چاہا۔ چنانچہ اس نے قاصد سے کہا۔ اگر تمہیں کچھ پیسوں کی ضرورت ہو تو لے کر چلے جاؤ۔ اس قاصد کا جواب تاریخ اسلام میں سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا۔

" اے بادشاہ ہم ایسی ذلیل حالت میں تھے کہ ہم میں سے بعض اشخاص اپنا پیٹ کیڑے مکوڑے سانپ اور بچھو کھا کر بھر لیتے تھے۔ بعض اپنی بیٹیوں کو اسلئے مار ڈالتے تھے کہ انہیں اپنے کھانے میں شریک نہ کرنا پڑے۔ جہالت اور بت پرستی کی تاریکی میں گرفتار۔ بلا قانون اور بلا لگام۔ ہمیشہ ایک دوسرے کی دشمنی۔ ہمارا شغل یہی تھا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو لوٹیں اور تباہ کریں۔ یہ تھی ہماری پہلی تصویر۔ لیکن اب ہم ایک نئی قوم ہیں۔ اللہ نے ہم میں ایک شخص پیدا کیا۔ جو خاندان میں رتبہ میں شریف

سیرۃ طیبہ کا ایک ورق

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر۔

(۴)

شریعت محمدیہ نے بیت المال میں سے غلاموں کی آزادی کا بھی حصہ مقرر فرمایا ہے۔ آنحضرت صلعم کو غلام کو آزاد کرنے کے بعد اس کو کچھ دے دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ کوئی کاروبار کرے یا کسب معاش کا ذریعہ ڈھونڈے۔

خدمت گذاروں اور مزدوروں کے ساتھ آپ نہایت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جب کوئی تمہارا خادم کھانا لائے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ نہ بیٹھ سکے۔ تو اس کو ایک دو لقمے لینے کے لئے ضرور کہو!

حضرت معاویہ بن سوید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ ہم میں سے کسی نے اُس کے ایک طمانچہ لگا دیا۔ آنحضرتؐ کو جب اس کی خبر پہونچی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو آزاد کردو۔ آپؐ سے کہا گیا کہ اُن کے پاس سوائے اس کے کوئی اور خادم نہیں ہے تو آپؐ نے فرمایا ”اس سے خدمت لیتے رہو۔ جب کوئی دوسرا میسر ہو جائے تو اس کو آزاد کردو“

حضرت ابومسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مارا۔ میں نے اپنے پیچھے آواز سُنی۔ مُڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلعم یہ فرمارہے تھے ”اے ابومسعود تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ اس غلام سے زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے“۔

آپؐ کی رحمت اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ کسی سے یہ سننا بھی گوارا نہ فرماتے تھے کہ وہ اپنے غلام کو ”اے میرے غلام یا میری لونڈی کہہ کر پکارے۔ آپ مسلمانوں کو اس قسم کے القاب سے پکارنے کو باز رکھتے تھے آپ کی یہ تعلیم و تربیت غلاموں کو آزاد کرنے۔ اور اُن کے آقا کے درمیان مساوات قائم کرنے کا کامیاب ذریعہ ثابت ہوئی۔

جانوروں پر رحمت و شفقت

آپ کی رحمت و شفقت اور احسان اور بھلائی نہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ آپ جانوروں پر بھی نرمی اور رحم فرماتے تھے عربوں میں جانوروں اور انسانوں سے متعلق بے شمار رذیل عادات اور انسانیت سوز حرکات پائی جاتی تھیں۔ آپ نے ان تمام کا سد باب کیا اور نفرت و بے رحمی کے جذبات کو اُن سے دور کردیا۔

وہ لوگ زندہ حیوانات کے بدن سے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر بھون لیا کرتے اور ان کو کھاتے تھے چنانچہ آپ نے اس بے رحمانہ فعل کو حرام قرار دیا۔ آجکل بھی صحرا، گبری میں ایسے گروہ پائے جاتے ہیں۔ جن میں اس درندگی فعل کی خو بو پائی جاتی ہے جب وہ کسی جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ اور ان کو دور دراز ملک کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ تو اونٹ کے بچھنے لگا کر اس کا خون چوستے پھر اس کا گوشت پکا کر کھاتے ہیں۔ یا اس کی کوہان چیر کر اس کی چربی نکال کر کھا لیتے ہیں اور کوہان کو سی دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایذا رساں فعل سے منع فرمایا۔ عرب اپنے جانوروں پر تیر آزمائی کرتے اور گھوڑوں کی دُمیں کاٹ دیتے تھے۔ آپ نے ان تمام حرکات سے روکا۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک اونٹنی کو بھوکی پیاسی بندھی ہوئی پایا تو آپ نے اس کی رسی کھول دی اور اس کو چھوڑ دیا اور لوگوں کو نصیحت کی کہ جانوروں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہا کریں۔

آنحضرت صلعم نے اس معاملہ میں بے شمار مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی سفر کر رہا تھا۔ اس کو سخت پیاس محسوس ہوئی۔ اُس نے ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر پانی پیا۔ باہر نکلنے کے بعد اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے بہت بے تاب ہے۔ زبان باہر نکالے مٹی چاٹ رہا ہے۔ اُس شخص نے اپنے دل میں خیال کیا کہ مجھے جیسی پیاس لگی تھی ویسی ہی اُس کتے کو بھی لگی ہے۔ وہ کنوئیں میں اترا اور موزہ میں پانی بھر کر کتے کے منہ میں ڈالا کتا سیراب ہوگیا خدا تعالےٰ کو اس کا یہ فعل پسند آیا اور اس طرح اس کے گناہ معاف ہوگئے۔

لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں بھی ہمیں ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہر زندہ شئے کے ساتھ حسن سلوک میں ثواب ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ ایک عورت محض بلی کو باندھے رکھنے کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی نہ اس نے اس کو کچھ کھلایا اور نہ ہی اُسے کھلا چھوڑا۔ تاکہ یہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی بھوک رفع کرتی۔

عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک سُرخ پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو چھوٹے بچے بھی تھے۔ ہم نے اُن کو پکڑ لیا۔ اُن کی ماں پھڑپھڑاتے ہوئے آئی۔ آنحضرتؐ جب تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا کس نے ان کی ماں کو صدمہ پہونچایا ہے اس کے بچے اس کو واپس کردو۔

آنحضرت نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر بیٹھی ہوئی اس پر سختی کا برتاؤ کر رہی تھیں آپ نے فرمایا۔ جو نرمی نہیں کرے گا وہ اپنے اوپر اپنی بھلائی حرام کرے گا۔

چھوٹے بچوں سے الفت و محبت

جب آپ کسی بچے کو دیکھتے یا اس سے ملتے تو محبت اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے سے نمایاں ہونے لگتے تھے۔ کبھی کبھی آپ اپنے صحابہ کے بچوں کو اُٹھا لیتے اور اُن سے پیار کرتے۔ جب لڑکوں کے پاس سے گذرتے تو ان کو سلام کہتے تا اُنہیں بھی اس کی عادت پڑے۔ بعض اوقات کوئی لڑکا آپ کو راستے میں مل جاتا تو آپؐ اس کو خوش کرنے کے لئے اپنی اونٹنی پر بٹھا لیتے تھے

اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا۔ تو رسول اللہ مجھے اُٹھا لیتے اور اپنے ایک زانوئے مبارک پر بٹھا لیتے۔ اور حسنؓ کو اپنے دوسرے زانو پر پھر ہم دونوں کو بھینچ کر فرماتے اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں ان پر رحم کھاتا ہوں اور ان سے پیار کرتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض اعراب نے آنحضرت کو خود اپنے اور اپنے صحابہ کے بچوں کو پیار کرتے دیکھا تو بہت تعجب کیا۔ ایک مرتبہ اقرع بن حابس نے آپ کو دیکھا کہ حسین کو بوسہ دے رہے ہیں تو کہا یا رسول اللہ میرے دس بچے ہیں آج تک میں نے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جب تیرے دل سے شفقت و محبت کا احساس ہی جاتا رہا ہے۔ تو میں تمہیں اس کا قائل کیسے کرسکتا ہوں۔ درحقیقت یہ خدا کی رحمت کا ایک حصہ ہے کہ اس نے عزیزوں سے محبت کا جذبہ ان کے دل میں پیدا کیا ہے اس لئے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک دفعہ ایک بچہ کی وفات پر حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو رہے تھے۔ تو سعید بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”یہ جذبہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے دل میں پیدا کر رکھا ہے۔ خدا بھی اپنے رحم دل اور شفیق بندوں پر رحم کرتا ہے۔

یہ رحمت نہ صرف چھوٹوں بڑوں اور مومنوں کے ساتھ مختص تھی بلکہ دیگر ادیان و ملل کے دشمنوں، مشرکوں اور مخالفوں پر بھی حاوی تھی کسی جنگ میں ایک بچہ قتل کردیا گیا۔ آپ کو سُن کر بہت ہی صدمہ ہوا۔ بعضوں نے آپ سے کہا آپ کیوں اس قدر غمزدہ ہیں۔ وہ تو مشرکین کا بچہ تھا۔ حضورؐ نے اس حرکت کو سخت ناپسند فرمایا اور فرمایا تم بچوں کو قتل کرنے سے پرہیز کرو۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا۔ آنحضرتؐ اُٹھ کھڑے ہوگئے۔ آپ کے ساتھ ہم بھی اُٹھ گئے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیا وہ انسان نہ تھا؟

یہ وہ رحم دلی اور شفقت کا جذبہ ہے جو آپؐ نے دشمنوں دوستوں اور تمام لوگوں کے لئے وسیع اور عام کیا تھا۔

آپ نے ایک مرتبہ ایک اعرابی کو جو آپؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اے اللہ مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے سوا کسی پر رحم نہ کر۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”تو نے تو رحمت کے وسیع دائرہ کو تنگ کردیا“ یہ اور اس قسم کی مثالوں سے جن کو آنحضرت کی رحمت و شفقت کے بارے میں پیش کیا گیا ہے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی رحمت و شفقت رقت و رافت نہ صرف اپنے گھر اور خاندان والوں کے ساتھ مخصوص تھی بلکہ تمام دنیا کو گھیرے ہوئے تھی۔ یہی وہ وسیع اور غیر محدود رحمت ہے جس کی وجہ سے آپ اپنے دشمنوں کے حق میں بھی دعائے خیر کرتے ہیں۔ حالانکہ جنگ اُحد میں آپ سخت زخمی کئے گئے تھے۔ صحابہ نے آپ کو اپنے دشمنوں پر بددعا کرنے پر زور دیا تھا۔ یہ وہ عالم تھا کہ آپکے چچا حمزہ کے ساتھ انسانیت سوز حرکات روا رکھی گئیں ان کے شہید ہو جانے پر ان کے ہاتھ پیر اور کان ناک کاٹ دیئے گئے۔ آپ کے انصار میں سے بعض مقتول اور بعض زخمی ہوگئے تھے۔ یہی وہ رحمت کا جذبہ ہے جس نے ثقیف والوں کے لئے طائف میں دعا کرنے پر آمادہ کیا حالانکہ انہوں نے آپ کی حمایت سے انکار کردیا تھا۔ اور آپ کو سخت ایذائیں پہنچائی تھیں۔ اسی شفقت و محبت کا تقاضا تھا کہ جس نے قریش کی تجارت اور آمدورفت کے لئے یمامہ و شام کے راستے بے خوف و خطر کھول دیئے تھے بلکہ انہوں نے آپ سے صلہ رحمی کی بھیک مانگی اور اپنے اہل و عیال کے فقرہ فاقہ کی بے تابیوں (باقی صفحہ پر)

آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے زیرِ انتظام
سالانہ کانفرنس

(از مکرم جناب سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ سیلون)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کی توجہات کے نتیجہ میں اس سال کے ابتداء میں آل سیلون جماعت کا آغاز ہوا۔ اور اس کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے اس کے زیرِ انتظام سب سے پہلی سالانہ کانفرنس ۱۰/اپریل ۱۹۵۵ء کو "مدینہ باغ" ملحقہ مسجد احمدیہ میں نیگومبو میں منعقد ہوئی۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ ہینڈ بل ۱۰ دن سے قبل ہی کر دیا گیا۔ انگریزی کے کثیر الاشاعت روزنامہ نے اسے بطور خبر شائع کیا۔ اور بعض اور اخبارات نے بھی ذکر کیا۔ بیرونجات میں بذریعہ ڈاک ۳۰۰ سے زائد دعوت نامے بھجوائے گئے۔ باہر کے کئی مقامات سے احمدی اور غیر احمدی احباب تشریف لائے۔ کولمبو اور نیگومبو کی عورتیں بھی شامل ہوئیں۔

پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے صاحب صدر جناب ایم۔ ایم عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ سیلون جماعت نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ احمدیہ جماعت کے قیام کی غرض ہی یہ تھی کہ دنیا کو جو اصل راہ سے بھٹک چکی ہے۔ دوبارہ صراطِ مستقیم پر لایا جائے۔ پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی آمد کی غرض صرف اور صرف یہ تھی۔ کہ خالق اور مخلوق کا رشتہ قائم ہو اور شریعت اسلامیہ دنیا میں آشکارا ہو۔

بعدہٗ جناب عبد المجید صاحب پریذیڈنٹ نیگومبو جماعت و ایڈیٹر "اسلامیہ سورین" نے "کیا عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے؟" کے مضمون پر با دلائل روشنی ڈالی اور پھر تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کس طرح ان کو بچا کر کشمیر میں بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے لائی۔ جہاں کہ ان کی قبر اب تک محفوظ ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون نے ایک گھنٹہ کی تقریر میں یہ بتایا کہ "ہماری مشکلات کا حل اسلام میں ہے، نہ کہ کیپیٹلزم یا کمیونزم میں"۔ نیز بتاتے ہوئے ان کے اہم اصول و نتائج بیان کئے گئے جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ آج تک کہیں بھی کمیونزم حقیقی رنگ میں عمل میں نہیں آئی۔ اور اگر آئی بھی تو مشکلات بڑھ جائیں گی نہ کہ کم ہوں گی۔ اور خصوصاً اس لئے کہ انسان کی مادی خواہشات کا سامان تو کیا گیا ہے۔ مگر اخلاقی اور روحانی اقدار کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور انسان کی انفرادیت کو بالکل ملیامیٹ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے اسلامی تعلیم کو تفصیل سے پیش کیا اور بتایا کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اسی کی ملکیت اور اس کی ملکیت عامہ کا اصول ہے۔ اور ساتھ ہی انفرادی جد و جہد کا راستہ ترقی کے لئے کھلا ہے۔ ہاں اسلام نے مال کے حصول کے ذرائع کو اس قدر جکڑ دیا ہے کہ عام مسلمان بھی خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو بے جا ضائع نہیں کر سکتا۔ اور اگر آج دنیا اسلامی اصولوں پر اقتصادی نظام بنائے تو ساری مشکلات دور ہو جائیں گی۔ پیسہ بھی ہوگا۔ امیر بھی ہوں غریب بھی خوش ہوں گے۔ اور ایک دفعہ پھر دنیا حضرت عمرؓ کے خوشحالی کے دور کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے گی۔

تیسری تقریر جناب مولوی محمد تمیم صاحب الانوری (آف ۔۔۔) کی امام مہدیؑ کی آمد پر تھی۔ جناب مولوی صاحب سیلون کے عالموں میں سے ایک بلند پایہ عالم ہیں۔ اور آپ ۱۹۲۷ء میں قادیان تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں کے دو سال کے قیام نے سونے پر سہاگے کا کام دیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے قرآن مجید اور احادیث نبوی سے واضح کیا کہ مسلمانوں کی ترقی اس زمانہ کے امام مہدی کے دامن سے وابستہ ہے۔ اور یہ موعود امام مہدی صرف اور صرف حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان پیشگوئیوں پر غور کرے۔ اور اپنی روحانی زندگی کے لئے سامان بہم پہنچائے۔

اس جگہ کی تیسری اہم زبان سنہیلی (Sinhalese) میں برادرم محمود احمد نے "اسلام ہی زندہ مذہب ہے" پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ اور قرآنی آیات سے یہ ثابت کیا کہ آج اسلام کی ترقی احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حدیث اور کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر کو واضح کیا۔

۲ بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔ مردوں اور عورتوں کے علاوہ بچوں نے بھی خوب دلچسپی سے سنا۔ معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کرنے کے علاوہ حاضرین کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اس عرصہ میں لجنہ اماء اللہ نے اپنی الگ میٹنگ بلائی جس میں عورتوں سے متعلقہ مضامین پر ہماری بہنوں نے تقریریں کیں۔ ایک تو نیگومبو کی لجنہ کی پریذیڈنٹ صاحبہ اور دوسری کولمبو سے۔ وقت کم ہونے کی وجہ سے دوسری مقررات کو موقعہ نہ مل سکا۔

دوسرا اجلاس

وقفہ کے بعد یہ اجلاس ۲ بج کر ۴۰ منٹ پر صدارت جناب عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ سیلون جماعت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مبلغ سیلون نے جلسہ کے مقصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اخوت اسلامی کی تجدید احمدیت کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ جس کا واضح ثبوت وہ محبت بھرے پیغامات تھے۔ جو ہمارے احمدی بھائیوں نے قادیان۔ امریکہ۔ کراچی بمبئی۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ ربوہ سے بھجوائے سیلون کے دور کے علاقوں سے بھی بعض احباب کی تاریں آئیں۔ یہ سب پیغامات حاضرین کو سنائے گئے۔ اور ان میں ہمارے لئے بہت سے اسباق مضمر تھے۔

اس کے بعد جناب ۔۔ احمد صاحب سکرٹری آل جماعت نے گذشتہ رپورٹ پر روشنی ڈالی جس میں بتایا گیا۔ کہ تحریک جدید کے زیرِ اہتمام اس جگہ مشن کھلنے کے بعد احمدیت کس رنگ میں ترقی کر رہی ہے۔ اشاعتِ لٹریچر۔ لیکچروں اور دوسرے خدمت خلق کی مساعی کا ذکر تفصیل سے کیا۔ اور مالی حساب بھی پیش کیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ گذشتہ ۱۴ ماہ میں ۱۹ ہزار سے زائد رقم احباب نے جماعت کے مختلف چندوں میں دی۔ جس سے اشاعتِ دین کو مدد ملی۔

مولوی محمد تمیم صاحب الانوری نے "جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے" پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ایسے حوالے پڑھ کر سنائے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر احمدی کے لئے خاتم النبیین پر ایمان لانا ضروری ہے۔ دشمن کا یہ الزام کہ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے محض غلط بیانی ہے اس سلسلہ میں آپ نے بعض اعتراضات کے جواب بھی دیئے۔ الغرض یہ تقریر خاصی دلچسپ اور نتیجہ خیز تھی۔

پھر آخری تقریر سے قبل بچوں کا پروگرام تھا۔ نیگومبو میں دینی تربیت کی کلاس جاری ہے۔ جہاں بچوں کو اہم مسائل اور روزمرہ کی ضروریات کے متعلق اسلامی تعلیم یاد کروائی جاتی ہے۔ قرآن مجید اور دوسرے اہم مسائل نماز و روزہ کے عملی رنگ میں سکھائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بچوں نے قرآن مجید کی تلاوت۔ تامل نظم۔ اردو نظم۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔ اب ارادہ ہے کہ جلد ہی باقاعدہ سکول کھول دیا جائے۔ آخر میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر فلاسفروں کے اہم اعتراضات کا ٹھوس جواب دیتے ہوئے ہستی باری تعالیٰ کے وجود پر عام فہم رنگ میں تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کو اس کی صفات کے ذریعہ سے شناخت کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس کی ایک اہم صفت "عالم الغیب" ہے۔ جس کے تحت انبیاء کی پیشگوئیاں آتی ہیں۔ پھر آپ نے حضرت یوسفؑ کی رؤیا بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کا وعدہ کن حالات میں پورا ہوا۔ یہ سب پیشگوئیاں صاف بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قادر ہستی موجود ہے۔ اور بتایا کہ اس زمانہ میں بھی اس صفت کا ظہور ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں اسلام کی صداقت کی دلیل "پیشگوئی مصلح موعودؓ" کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔ آج ہم ہی نہیں دشمن بھی اس کا معترف ہے۔

آخر پر آپ نے حاضرین کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے موجودہ زمانہ کے امام پر ایمان لانے کی دعوت دی تا دنیا آپ کے پاس آئے اور روحانی پیاس کو دور کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

بالآخر صاحبِ صدر نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور لمبی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اہل سیلون کے دلوں کو کھولے اور یہاں بھی ہماری کمزور آواز کو طاقتور اور مضبوط بنا دے۔ تا ہم دنیا کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوں۔ الٰلہم آمین۔ ہماری کولمبو کی مسجد بھی آپ لوگوں کی مدد کی محتاج ہے۔ احباب دل کھول کر ہمارے لئے اس رنگ میں بھی مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

پتہ مطلوب ہے۔ جلد مطلع فرماویں

مولوی عبد الرحیم راٹھور آف کشمیر نے زائد عرصہ [illegible]

صحابہؓ والا طبعی انفاق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مومن کی حیثیت جماعت خدا سے یہی مانگا کرتا ہے۔ کہ دین کی اشاعت ہو۔ اور دین کی ترقی کے راستہ میں کوئی روک نہ رہے۔ ...... یہ دعائیں انہی کی قبول ہوں گی جو اقامت الصلوٰۃ کرنے والے ہوں گے۔ جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بلا سخت معذوری باجماعت ادا نہیں کرتے۔ انکی دعا کم سنی جاتی ہے ...... اسی طرح یہ دعا انہی کی سنی جائے گی۔ جو اخلاص سے اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔

"جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہؓ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اسی طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی ...... اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو۔ اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہو گا ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ اس کے ظہور کے لئے بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہو گی پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے جو طبعی ہو۔ نہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو۔ اور خدا کے رستہ میں خرچ کرنے کے لئے دوسرے کے کھینچنے کی ضرورت ہو۔

جب احمدیہ جماعت میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۸۱-۴۸۲)

احباب کرام حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو پڑھ کر اپنی اپنی جگہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنا جائزہ لیں۔ اور اپنی قربانیوں کو اس معیار تک پہنچانے کی انتہائی کوشش فرمائیں جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرما کر اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے جماعت کو نوازے۔ آمین۔

مرکز سخت مشکلات میں ہے چاہیئے کہ بقایا دار جلد بقایا ادا فرمائیں۔ موصی اور غیر موصی با شرح چندہ اختیار کریں اور تحریک جدید کے وعدے بہت جلد ادا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید ناظر بیت المال

سیرۃ طیبہ بقیہ ص ۵

کی شکایت کی تھی۔ اور یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ کو اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ اور مدینہ میں آپ کا محاصرہ کر لیا تھا

آنحضرت صلعم کے رحمت و شفقت اور آپ کے احسان و کرم سے دوست دشمن۔ قوی و کمزور۔ آزاد و غلام اور جانور تک فیض یاب ہوئے۔ آپ کا دل انہی رحمت کے جذبہ سے معمور تھا۔ اس کے نتیجہ میں آپ کے چہرہ پر مسرت کی لہریں دوڑنے لگتی تھیں۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لہریں بھی جاری ہو جاتی تھیں۔ آپ کے ہاتھوں میں جود و کرم کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا یہی وسیع ترین رحمت آنحضرت کے ظاہر و روشن صفات میں سے ہے۔ جو اپنی طرف تمام مشاہیر اور رہبروں کو ہمیشہ کھینچتی رہے گی سے

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اسلامی تمدن بقیہ ص ۴

شرافت میں ہم دوسروں سے ممتاز ہیں اور اس میں عرب پر فائق ہے۔ اللہ نے اسے اپنا نبی برحق اور رسول بنایا۔ اسی رسول کے ذریعہ اللہ نے ہم سے کہا میں اللہ۔ واحد۔ صمد۔ خالق کون و مکان ہوں۔ میرے رحم نے تمہارے لئے ایک رہبر بھیجا ہے تمہیں راہ راست پر لانے کے لئے۔ جس راہ کی وہ ہمیں ہدایت کرتا ہے وہ ہمیں عذاب سے بچائے گی۔ جو میں نے آخرت میں کافروں اور گنہگاروں کے لئے مقرر کیا تھا"

چنانچہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ وہ کعبہ جس کی بنیاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے رکھی تھی بتوں کی آماجگاہ بن گیا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا کام یہ کیا کہ ایک خدا کی عبادت کا خیال ان میں پیدا کیا چنانچہ بتوں سے بیزاری آپ کی آواز کو سن کر ایک خدا کی عبادت پر ایسے جمے کہ کعبہ سے ۳۶۰ بت نکال کر انہوں نے باہر پھینک دیئے اور نہ صرف انہوں نے عقیدہ وحدانیت کو خود اپنایا بلکہ توحید کا جھنڈا دنیا کے اکثر حصوں میں لہرا دیا۔ اور ان وحشیوں نے جو قانون سے نا واقف تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ قوانین پر عمل کر کے امن کی فضا قائم کر دی۔ (باقی)

رسالہ الفرقان کی قیمت میں رعایت

ماہنامہ الفرقان ربوہ کا سالانہ چندہ پہلے بھارت کے لئے سات روپے تھا اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے الفرقان کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہوا کرے گا بہت جلد اس رسالہ کا "اسلامی جماعت نمبر" شائع ہو رہا ہے۔ جو دوست اس ماہ میں اپنے چندہ کی رقم ادا کر دیں گے وہ یہ نمبر بھی حاصل کر سکیں گے۔

یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان دار الامان میں بسنے والے درویش احباب سے سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپے لیا جائے گا۔

احباب کو یاد رہے کہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں رسالہ الفرقان کی امانت کا کھاتہ کھلا ہوا ہے اس میں رقم داخل کر کے مجھے اطلاع دے دی جائے تو رسالہ فوراً جاری ہو جائے گا۔

مینجر رسالہ الفرقان ربوہ ضلع جھنگ پاکستان۔

تقرر امراء

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید محمد سلیمان صاحب کو امیر جماعت جمشید پور مقرر فرمایا ہے۔

۲۔ مکرم سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار کی کمزوری صحت کے مد نظر صدر انجمن احمدیہ نے مکرم سید محمود سلیمان صاحب کو صوبہ بہار کا پراونشل امیر نامزد فرمایا ہے۔ یہ تقرری ۳۰ اپریل ۱۹۵۶ء تک کے لئے ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

دورہ پروگرام مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ حلقہ بمبئی و مدراس و مالابار کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ مئی ۱۹۵۵ء میں بغرض معائنہ حسابات وصولی چندہ جات اور نظارت بیت المال سے متعلقہ دیگر امور کی انجام دہی کے لئے دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے۔

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی از جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	بنگلور	۲-۵-۵۵	باندہ	۲-۵-۵۵
۲	باندہ	۴-۵-۵۵	نند گڑھ	۴-۵-۵۵
۳	نند گڑھ	۶-۵-۵۵	ہبلی	۷-۵-۵۵
۴	ہبلی	۱۰-۵-۵۵	شموگہ	۱۰-۵-۵۵
۵	شموگہ	۱۳-۵-۵۵	ساگر	۱۳-۵-۵۵
۶	ساگر	۱۴-۵-۵۵	بنگلور	۱۵-۵-۵۵
۷	بنگلور	۱۹-۵-۵۵	مرکرہ	۲۰-۵-۵۵
۸	مرکرہ	۲۲-۵-۵۵	کرڈالی	۲۲-۵-۵۵
۹	کرڈالی	۲۴-۵-۵۵	کینا نور	۲۴-۵-۵۵
۱۰	کینا نور	۲۷-۵-۵۵	پینگاڈی	۲۷-۵-۵۵
۱۱	پینگاڈی	۳۱-۵-۵۵	بنگلور	۳۱-۵-۵۵

(ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

باندونگ ۲۴ اپریل۔ ۲۹ ایشیائی افریقی ممالک کی تاریخی کانفرنس کا اجلاس آج ختم ہوگیا۔ اور تمام قراردادیں جو کہ پیش کی گئیں پاس ہوگئیں۔ کانفرنس کے خاتمہ پر آج ایک کمیونک جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ ایشیا اور افریقہ کی پوزیشن پر غور کیا۔ اور اُن ذرائع کو زیر بحث لایا گیا جس کی رُو سے ان ممالک کے عوام میں پورا اقتصادی کلچرل اور سیاسی تعاون ہو سکتا ہے۔ تمام ممالک کے نمائندوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اقتصادی تعاون کرنے کی زبردست خواہش پائی گئی ہے۔ کانفرنس نے اس امر کو بھی تسلیم کیا۔ کہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے ممالک کو بیرونی ممالک سے بین الاقوامی انتظامات کے تحت جو مدد مل رہی ہے۔ اس سے ان ممالک کی ترقیاتی سکیموں کی تکمیل میں بہت مدد ملی ہے۔

کانفرنس میں قرار پایا کہ تمام ایشیائی افریقی ممالک ایک دوسرے ملک کو زیادہ سے زیادہ ٹیکنیکل امداد دیں گے۔ اور ترقی کی سکیموں کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی پوری امداد کریں گے۔ اقتصادی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ایشیائی افریقی ممالک ایک دوسرے ملک کے اقتصادی معاملات میں پوری مدد دیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ایشیائی افریقی کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ اقتصادی ترقی کے لئے خاص یونائیٹڈ نیشنز فنڈ کھولا جائے اور بین الاقوامی بنک اپنے وسائل کا زیادہ حصہ ایشیائی افریقی ممالک کے لئے وقف کرے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ ایک بین الاقوامی مالی کارپوریشن قائم کی جائے۔ جو ایشیائی افریقی ممالک کو سرمایہ مہیا کرے

دس اصولوں کا فارمولا

کانفرنس کی طرف سے آج جو کمیونک جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ان قراردادوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو کہ اس کانفرنس میں پاس کی گئیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ کانفرنس کی طرف سے ڈچ حکومت پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ڈچ گنی کے مستقبل کے سلسلہ میں فوری طور پر حکومت انڈونیشیا سے بات چیت شروع کرے۔ کانفرنس الجیریا۔ مراکو اور ٹیونس کے عوام کے حقوق کی حمایت کرتی ہے۔ اور حکومت فرانس سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مزید تاخیر کئے بغیر پر امن طور پر یہ مسئلہ حل کرے۔ کانفرنس اتحادی سبھا سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فلسطین کے متعلق اپنے ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنائے۔ کانفرنس موجودہ عالمی کشیدگی اور ایٹمی جنگ کے خطرے پر تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ اور ایشیائی افریقی ممالک سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ صبر و تحمل سے آپس میں امن سے اچھے پڑوسیوں کی طرح رہیں۔ اور ان دس اصولوں کی بنا پر آپس میں دوستانہ تعاون کریں۔ کانفرنس یہ محسوس کرتی ہے کہ بنی نوع انسان اور ان کی تہذیب کو خوف اور اجتماعی تباہی سے بچانے کے لئے اسلحہ بندی کی جائے نیز ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری اور تجربات بند کئے جائیں۔ کانفرنس اس خطہ میں باہم تجارت بڑھائے جانے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپس میں تجارتی معاہدے کرنے پر زور دیتی ہے۔ کانفرنس نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اس کانفرنس میں شامل تمام ممالک باہمی انتظامات کے تحت بنیادی اشیا کی عالمی قیمتوں کو برقرار رکھنے کا انتظام کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ عالمی تجارت کے مشاورتی کمیشن سے اس سلسلہ میں بات چیت کریں۔

کانفرنس میں شامل ہونیوالوں کی فہرست

افریقی ایشیائی کانفرنس بھارت۔ برما۔ انڈونیشیا۔ لنکا اور پاکستان نے بلائی تھی۔ اس میں ان ممالک کے علاوہ حسب ذیل ۲۴ ممالک نے شرکت کی۔ افغانستان۔ کمبودیا۔ کمیونسٹ چین۔ مصر۔ ایتھوپیا۔ گولڈ کوسٹ۔ عراق۔ ایران۔ جاپان۔ جورڈن۔ لاؤس۔ لبنان۔ لائبیریا۔ لیبیا۔ نیپال۔ فلپائن۔ سعودی عرب۔ سوڈان۔ سیریا۔ شام، تھائی لینڈ (سیام)، ترکی۔ شمالی ویٹ نام۔ جنوبی ویٹ نام اور یمن۔

دورہ پروگرام مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال

سند بہ، جماعت ہائے احمدیہ حلقہ یو۔ پی کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ مئی ۱۹۵۵ء میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات اور نظارت ہذا سے متعلقہ دیگر امور کی انجام دہی کے لئے دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرماویں گے۔

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی از جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	قادیان	۵-۵-۵۵	بجو پورہ	۶-۵-۵۵
۲	بجو پورہ	۸-۵-۵۵	انبیٹہ	۹-۵-۵۵
۳	انبیٹہ	۱۲-۵-۵۵	میرٹھ	۱۲-۵-۵۵
۴	میرٹھ	۱۴-۵-۵۵	دہلی	۱۴-۵-۵۵
۵	دہلی	۱۶-۵-۵۵	امروہہ	۱۶-۵-۵۵
۶	امروہہ	۱۹-۵-۵۵	سردار نگر	۱۹-۵-۵۵
۷	سردار نگر	۲۱-۵-۵۵	رام نگر	۲۱-۵-۵۵
۸	رام نگر	۲۲-۵-۵۵	بریلی	۲۲-۵-۵۵
۹	بریلی	۲۵-۵-۵۵	شاہجہانپور	۳۰-۵-۵۵
۱۰	شاہجہانپور	۲۸-۵-۵۵	میرانپور کٹرہ	۲۸-۵-۵۵
۱۱	میرانپور کٹرہ	۲۹-۵-۵۵	لکھنؤ	۲۹-۵-۵۵
۱۲	لکھنؤ	۳۱-۵-۵۵	کانپور	۳۱-۵-۵۵

ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۲

میں ان مبلغین کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور مبلغین کرام نے اختصار سے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے۔ اور نئی پود کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے طلبہ و زائرین کو نصائح فرماتے ہوئے اعلیٰ کردار پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ کہ جس کی خاطر سلسلہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کے نام ایک مکتوب میں جماعت کو متنبہ فرمایا ہے کہ بعض لوگ اس خیال کو ہوا دے رہے ہیں کہ چونکہ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے اس لئے اس کی اطاعت لازمی حکم کا درجہ نہیں رکھتی۔ حضور نے فرمایا کہ یہی خیال تھا جو گذشتہ زمانہ میں بالآخر مسلمانوں کی تباہی کا باعث بنا۔ میں ہر سچے احمدی سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو میرا پیرو نہیں بلکہ میرے منصب کا باغی سمجھے۔ نیز فرمایا کہ اگر میں اس دنیا میں خدا کا برحق نمائندہ ہوں تو پھر اس لعنت سے ڈرو جو تمہارا پیچھا کرتی چلی آرہی ہے۔ خدا میرے ساتھ ہے اور جو کوئی بھی میرے خلاف اُٹھتا ہے۔ وہ یقیناً خدا کی طرف سے سزا پائے گا۔ اور اس کا دوراس کی بالائی کا باہر دوسرا کوئی اسے خدا کے غضب سے نہیں بچا سکے گا۔

(سارا مکتوب آئندہ درج کیا جائیگا)